DAR-UL-IFTA
Sharia in Business, Alflah Town, Sadiqabad
Disst. Rahim yar Khan,Pakistan

دارالافتاء
للامور الشرعیۃ والمالیۃ

استفتاء

حضرت مفتی صاحب درج ذیل سوالات کے جواب مطلوب ہیں۔

(1)۔۔۔۔۔۔بائیں ہاتھ سے قربانی کا جانور ذبح کرنے کا کیا حکم ہے۔؟

(2)۔۔۔۔۔۔دو آدمیوں نے دو جانور قربانی کے لیے خریدے ایک صاحبِ نصاب تھا، دوسرا صاحبِ نصاب نہیں تھا دونوں کا جانور گم ہو گیا اب دونوں کیا کریں؟ اور اگر دونوں نے ایک ایک جانور اور خرید لیا، اس کے بعد پہلا جانور بھی مل جائے تو پھر دونوں کیا کریں۔؟

(3)۔۔۔۔۔۔سات آدمیوں نے مل کر گائے خریدی گائے گم ہو گئی یا مر گئی ان حصہ داروں میں بعض صاحبِ نصاب تھے اور بعض صاحبِ نصاب نہیں تھے اب ان ساتوں کے لیے کیا حکم ہے؟ اور اگر ان ساتوں نے قربانی کے لیے دوسری گائے خرید لی، اس کے بعد گم شدہ گائے دوبارہ مل گئی تو اب ان کے لیے کیا حکم ہے۔؟

مستفتی

عبدالوکیل

دارالافتاء
فتویٰ نمبر 83/6
مورخہ ۲۹/۲/۱۵
صادق آباد ضلع رحیم یار خان پاکستان

الجواب باسم ملهم الصواب

(1)۔۔۔۔۔۔جانور کو دائیں ہاتھ سے ذبح کرنا بہتر اور پسندیدہ عمل ہے، واجب نہیں ہے، لہذا اگر کوئی شخص بائیں ہاتھ سے قربانی کا جانور ذبح کر دے تو گو اس نے ناپسندہ عمل کیا ہے، لیکن جانور حلال ہو جائے گا، البتہ اگر عذر کی وجہ سے بائیں ہاتھ سے ذبح کیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔ **(ماخذ فتاویٰ محمودیہ، ج24ص، 112)**

الصحيح للبخاري (رقم الحديث:426)

عن مسروق، عن عائشة، قالت: كان النبي صلى الله عليه وسلم يحب التيمن ما استطاع في شأنه كله، في طهوره وترجله وتنعله

(2،3)۔۔۔۔۔۔صاحبِ نصاب شخص نے قربانی کا چھوٹا جانور یا بڑے جانور کا حصہ خریدا اور وہ جانور گم ہو گیا یا مر گیا تو اس کے لیے دوسرا جانور خریدنا یا حصہ رکھنا شرعاً ضروری ہے، البتہ وہ شخص جو صاحبِ نصاب نہ ہو اس کے لیے دوبارہ جانور خریدنا ضروری نہیں۔ تاوقتیکہ اس نے زبان سے قربانی کی نذر نہ مانی ہو۔

اگر صاحبِ نصاب شخص نے دوبارہ چھوٹا جانور یا بڑے جانور کا حصہ خرید لیا اور گم شدہ جانور بھی مل گیا تو بہتر ہے کہ دونوں کی قربانی کرے اور اگر صرف پہلے جانور یا حصہ کی قربانی کی تو جائز ہے خواہ قیمت میں دوسرے جانور یا حصہ کے برابر ہو، کم ہو یا زیادہ ہو اور اگر صرف دوسرے جانور یا اس میں رکھے ہوئے حصہ کی قربانی کی تو وہ بھی جائز ہے، لیکن اگر اس دوسرے جانور کی قیمت پہلے جانور کی قیمت سے کم ہو تو کمی کے بقدر رقم صدقہ کر دینی چاہیے۔

Scanned by CamScanner

اگر دوسرا جانور خریدنے والا شخص صاحب نصاب نہ ہو بلکہ غریب ہو تو مشہور اور اکثر فقہاء کے قول کے مطابق غیر صاحب نصاب شخص پر قربانی کی نیت سے جانور یا کسی بڑے جانور میں حصہ خریدنے سے متعین جانور یا حصہ کی قربانی واجب ہو جاتی ہے، اس لیے اس کے ذمہ دونوں جانوروں کی قربانی کرنا ضروری ہے۔

البتہ بعض فقہاء کرام کا مذہب یہ ہے کہ غیر صاحب نصاب شخص پر محض قربانی کی نیت سے جانور یا حصہ خرید لینے سے اس پر قربانی واجب نہیں ہوتی، بلکہ اس شخص پر اس جانور کی قربانی واجب ہونے کے لئے ضروری ہے کہ یہ شخص اپنے اوپر اس جانور کی قربانی زبان سے بھی واجب کرے تو اس صورت میں اس شخص پر قربانی کی نیت سے خریدے ہوئے جانور کی قربانی واجب ہو جائے گی، اس قول کے مطابق غیر صاحبِ نصاب شخص کا پہلا جانور خریدنے کے بعد گم ہو جائے اور وہ دوسرا جانور خرید لے اور پہلا جانور بھی مل جائے تب بھی اس پر کسی جانور کا قربان کرنا واجب نہیں۔ جب تک کہ زبان سے نذر نہ مانی ہو۔

اس تفصیل کے پیشِ نظر اگر کوئی شخص غیر صاحب نصاب ہو اور قربانی کا چھوٹا جانور یا بڑے جانور کا حصہ خرید لے اور پھر وہ جانور گم ہو جائے اور وہ دوسرا جانور خرید لے اور پہلا جانور بھی مل جائے تو اس صورت میں غیر صاحبِ نصاب شخص کے لیے قولِ اوّل کی بنیاد پر دونوں جانور یا حصوں کو قربان کرنا ضروری ہے اور قولِ ثانی کے مطابق دونوں میں سے کسی جانور کو بھی قربان کرنا ضروری نہیں جب تک کہ زبان سے قربانی اپنے اوپر واجب نہ کرے۔

لہذا اگر کوئی غیر صاحبِ نصاب شخص قول ثانی پر عمل کرتے ہوئے دونوں یا دونوں میں سے کوئی ایک جانور یا بڑے جانور کا ایک حصہ یا دونوں حصے کسی کو فروخت کر دے تو اس پر عمل کرنے کی گنجائش معلوم ہوتی ہے، البتہ قولِ اوّل پر عمل کرنے میں احتیاط ہے۔

الشامية (321/6)

(قوله لوجوبها عليه بذلك) أي بالشراء وهذا ظاهر الرواية لأن شراءه لها يجري مجرى الإيجاب وهو النذر بالتضحية عرفا كما في البدائع. ووقع في التتارخانية التعبير بقوله شراها لها أيام النحر، وظاهره أنه لو شراها قبلها لا تجب ولم أره صريحا فليراجع

البحر الرائق شرح كنز الدقائق (320/8)

وفي المنتقى اشترى شاة ليضحي بها فمات في أيام الأضحية قبل أن يضحي بها فله أن يبيعها ومن كان غائبا عن ماله في أيام الأضحية فهو فقير ولا يخفى أن الأضحية تصير واجبة بالنذر فلو قال كلاما نفسيا: لله علي أن يضحي بهذه الشاة ولم يذكر بلسانه شيئا فاشترى شاة بنية الأضحية إن كان المشتري غنيا لا تصير واجبة باتفاق الروايات فله أن يبيعها ويشتري غيرها، وإن كان فقيرا ذكر شيخ الإسلام خواهر زاده في ظاهر الرواية تصير واجبة بنفس الشراء وروى الزعفراني عن أصحابنا لا تصير واجبة وأشار إليه شمس الأئمة السرخسي في شرحه، وإليه مال شمس الأئمة الحلواني في شرحه

المحيط البرهاني في الفقه النعماني (87/6)

أجمع أصحابنا رحمهم الله: أن الشاة تصير واجبة الأضحية بالنذر بأن قال: لله علي أن أضحي هذه الشاة، وأجمعوا على أنها لا تصير واجبة الأضحية بمجرد النية، بأن نوى أن يضحي هذه الشاة ولم يذكر بلسانه نيته، وهل تصير واجبة الأضحية بالشراء بنية الأضحية؛ قال: إن كان المشتري غنياً لا تصير واجبة

دار الافتاء
فتوی نمبر 83/6
مورخہ ۲۹/۲/۱۵

Scanned by CamScanner

الأضحية باتفاق الروايات كلها؛ حتى لو باعها، واشترى أخرى، والثانية شر من الأولى جاز، ولا يجب عليه شيء. وإن كان المشتري فقيراً ذكر شيخ الإسلام خواهر زاده في شرح كتاب الأضحية أن في ظاهر رواية أصحابنا تصير واجبة للأضحية. وروى الزعفراني عن أصحابنا: أنها لا تصير واجبة وإلى هذا أشار شمس الأئمة السرخسي رحمه الله في «شرحه»، وذكر شمس الأئمة الحلواني في «شرحه»: أن في ظاهر رواية أصحابنا لا تصير واجبة الأضحية، وذكر الطحاوي في «مختصره»: أنها تصير واجبة، وأما إذا صرح بلسانه وقت الشراء أنه اشتراها ليضحي بها، فقد ذكر شمس الأئمة الحلواني أنها تصير واجبة.

واللہ اعلم بالصواب

عماریاسر شاہ عفی عنہ

عماریاسر شاہ غفر اللہ لہ

دار الافتاء للامور الشرعیۃ والمالیۃ صادق آباد

17/ صفر 1439ھ بمطابق 7/نومبر 2017ء

دستخط: مفتی **محمد ابراہیم** صاحب دامت برکاتہم

الجواب صحیح محمد ابراہیم

مفتی

۱۸/۲/۳۹ھ

دستخط: مفتی **حماد اللہ نور** صاحب مدظلہم

دستخط: مفتی **احسن عزیز صاحب** مدظلہم

الجواب صحیح

دار الافتاء

فتویٰ نمبر 83/6

مورخہ ۳۹/۲/۱۸ھ

۱۸/۲/۱۴۳۹ھ

دستخط: مفتی **طارق بشیر** صاحب مدظلہم

نائب مفتی

Scanned by CamScanner